کے میدان میں آپؐ اول و آخر تھے۔ قرآن میں حکم ہے: ﴿وما آتا کم الرسول فخذوہ﴾ ''اور ہر وہ چیز لے لو جو نبی ﷺ تمہیں عطا فرمائیں۔'' یہ جشن میلاد اور عید میلاد حضور ﷺ نے ہمیں عطا نہیں کئے اور نہ اس پر اپنی کوئی سنت قائم فرمائی اس لئے ہم اسے کیسے لے لیں۔ کس سے لے لیں۔ اس عید کا تعلق ذاتِ نبیؐ، سنتِ نبیؐ، سنتِ صحابہؓ سے نہیں تو پھر کون نہیں جانتا کہ اس کا تعلق اسلام سے نہیں۔ مگر مشکل یہ آن پڑی ہے کہ کربلا کی طرح اسے بھی جزوِ دین بنا کر رکھ دیا گیا ہے اور اسے منانے کیلئے بھی پورا انتظام مملکت معطل ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں سکیورٹی اہل کاران جلوسوں کی حفاظت پر مأمور ہوتے ہیں۔ گزرگاہیں روک دی جاتی ہیں اور عام زندگی مشکل بنا دی جاتی ہے۔ یہ عمل ان لوگوں کو مبارک ہو، جو اسے مباح کہتے ہیں......مگر......ہم یہ تجویز ہمیشہ کی طرح دہراتے رہیں گے اور اس کی صحت پر اصرار کرتے رہیں گے کہ ان سب تقاریب اور جلوسوں کو متعلقہ لوگوں کی مسجدوں اور عبادت گاہوں کے اندر محدود کر دیا جائے۔ یہ کیسی عبادات ہیں جو گلی بازار میں گھوم گھوم کر اور کوئلوں پر چل کر ہوتی ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کیلئے ان بازاروں کو پسند فرماتا، جنہیں اس نے خود اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے روئے زمین کے بدترین مقامات کہلوایا ہے۔ پھر اگر یہ سب کچھ مذہبی آزادی کے تحت ہوتا ہے تو بھی روا نہیں کہ یہ دوسروں کی مساجد کے سامنے بیٹھک لگائیں۔ ایک کی مذہبی آزادی، دوسرے کی دل آزاری کا ذریعہ تو نہ ہونا چاہیے۔ نارِ دنیا، نارِ جہنم سے آئی تھی اور شیطان کی تخلیق اس سے ہوئی تھی، سو یہ عبادت گزاری کا مقام کیسے ہو سکتی ہے ایسی آگ سے تو اہل ایمان دن رات ''اللّٰھم أجرنی من النار'' اور ''وقنا عذاب النار'' پڑھ کر نجات طلب کرتے ہیں مگر کیا کیا جائے کہ یہی آگ آج وجہ شرف ہوگئی ہے۔

کلمۂ شہید کے تقدس کی پامالی: رواں سال کو حکومت نے فیض کا سال قرار دیا ہے۔ فیض پنڈی سازش کیس کے سزا یافتہ مجرم تھے۔ ایوان صدر سے فرمان صادر ہوا ہے کہ فیض جو مدتوں حکومت کے ایوانوں میں ناپسندیدہ شخصیت رہے تھے اب انہی ایوانوں میں پسندیدہ شخصیت ہو گئے ہیں۔ اسی دربار سے حال ہی میں سلمان تاثیر کو شہید کا خطاب عطا ہو چکا ہے۔ پیپلز پارٹی کے شہداء کی فہرست میں عنقریب فیض کو بھی شامل ہونا ہے۔ جمہوریت کے نام پر تو شہداء ان کے ہاں موجود ہیں۔ وہ بھٹو صاحب کے سوشلزم پر بڑے فریفتہ رہتے ہیں۔ ہم ان کی مشکل آسان کئے دیتے ہیں کہ فیض کو شہید سوشلزم کا ٹائٹل عطا ہو جائے تو کیسا رہے گا۔ آخر بھٹو صاحب کا سوشلزم بھی تو اسلامی تھا۔ فیض سوشلزم اور کمیونزم کے پرچارک تھے۔ اسی کو علامہ اقبال نے اسلام کے مقابلے میں دین قرار دے کر یہ فرمایا تھا: